© rasailojaraid.com

علماء اور دانشور ہمیشہ اپنے موقف بدلتے رہے۔ انہوں نے مذہبی جماعتوں سے اپیل کی کہ وہ متحد ہو جائیں۔

کفیل بخاری عطا اللہ شاہ بخاری کے نواسے ہیں۔ انہوں نے ہوش سنبھالا تو نانا بستر مرگ پر تھے۔ انہوں نے شاہ صاحب کو ان کے ان دوستوں کے توسط سے دیکھا جو سفر و حضر میں ان کے ساتھ ہوتے اور ریل اور جیل میں بھی شاہ صاحب کا ساتھ دیتے تھے۔ انہوں نے ایک واقعہ سنایا۔ جب شاہ صاحب —— جیل میں تھے تو ایک انگریز افسر ایک کاغذ لے کر آیا غالباً یہ معافی نامہ تھا۔ اس نے شاہ صاحب سے کہا

اگر آپ اس پر دستخط کر دیں تو نہ صرف آپ رہا ہو جائیں گے بلکہ آپ کو اس قدر مال و دولت بھی دی جائے گی کہ آپ کی آنے والی نسلیں بھی فکر معاش سے آزاد ہو جائیں گی۔ شاہ صاحب نے یہ سنا "کاغذ پکڑا" مسکرا کر انگریز افسر کی طرف دیکھا "کاغذ کو پھاڑا" اس کے ٹکڑے ٹکڑے کیے "اس پر تھوکا اور پاؤں تلے مسل دیا۔ یہ تھا ان کا کردار۔ انہوں نے شاہ صاحب کے اس قول پر اپنی تقریر ختم کی" حق سنو" حق کہو اور حق لکھو خواہ کچھ بھی ہو جائے"۔

جعفر بلوچ صاحب نے اپنی نظم سے سامعین کو گرما دیا۔ اگلے مقرر پروفیسر خالد ہمایوں تھے۔ انہوں نے مدیر زندگی مجیب الرحمان شامی کی طرف سے ناسازی طبع کے باعث حاضر نہ ہونے پر معذرت کی۔ بعد ازاں انہوں نے بخاری صاحب کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے دو واقعات سنائے۔

پہلا واقعہ خیر المدارس میں جلسے کا تھا۔ شاہ صاحب کھانے کے لیے آئے تو ایک بھنگی کو ایک طرف بیٹھے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے اسے بلایا اور کہا میرے ساتھ کھانا کھاؤ۔ اس نے کہا حضور میں تو بھنگی ہوں۔ انہوں نے کہا تو کیا ہوا تم ایک انسان بھی ہو۔ اس کے ہاتھ دھلائے اور کھانے پر بٹھا دیا۔ بھنگی کھانا کھانے لگا "اس نے آدھا آلو کھا لیا تو امیر شریعت نے اس کا بچا ہوا آدھا آلو پکڑا اور خود کھا گئے" اس کا بچا ہوا پانی پی لیا" بھنگی کی دنیا بدل چکی تھی۔ وہ اگلے دن اپنے بیوی بچوں کے ساتھ آیا اور ان کے دست حق پرست پر مسلمان ہو گیا۔

دوسرا واقعہ بھی بھنگی ہی کا تھا۔ ۱۹۳۳ء میں شاہ صاحب مجلس اسلامیہ جالندھر کے جلسے میں آ رہے تھے۔ ایک بھنگی نے دیکھا تو راہ چھوڑ کر ایک طرف دیوار کے ساتھ لگ گیا۔ شاہ نے دیکھا تو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا گلے سے لگایا اور کہا کہ تم اس قدر پرے کیوں ہٹے۔ اس نے جواب دیا" جناب میں بھنگی ہوں۔ شاہ صاحب نے کہا کوئی بات نہیں تم ایک انسان ہو اور میرے بھائی ہو۔ بھنگی اس قدر متاثر ہوا کہ اگلے دن اپنے بال بچوں سمیت آکر شاہ صاحب کے ہاتھ پر مسلمان ہو گیا۔ خالد ہمایوں —— رخصت ہوئے اور مجمع پر گہرا تاثر ثبت کر گئے۔

اب میاں محمد اویس نے ایک خوبصورت نظم سنائی جس کے اس شعر پر انہیں بڑی داد ملی۔

اٹھ مجاہد وطن اٹھ مجاہد وطن
بانگ حق سنائے جا قوم کو جگائے جا
تیغ کند ہے تیری سان پر چڑھائے جا
اٹھ خدا کا واسطہ مصطفٰےؐ کا واسطہ اٹھ مجاہد وطن

اخبار فروشوں کے بزرگ لیڈر مولوی حبیب اللہ نے ایک واقعہ سنایا۔ ایک بار تقریر کے دوران شاہ صاحب تک ایک چٹ پہنچی جس پر تحریر تھا کہ حضورؐ کی رحلت کے بعد تین صحابہ باغی ہو گئے تھے۔ شاہ صاحب نے فرمایا یہ بات لکھنے والا حضورؐ کی توہین کرتا ہے کہ حضور چالیس برس تک اپنے ساتھیوں کو سمجھ نہ سکے۔ اگر حضورؐ ان سے نالاں ہوتے تو دونوں صحابہ ان کے پہلو میں دفن نہ ہوتے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ میرے صحابہ نبی کریمؐ کے نقش قدم پر چلے۔

مہمان خصوصی جناب عطا المحسن بخاری نے تقریر شروع کی تو ہال میں سناٹا چھا گیا۔ سوا دو گھنٹے کے طویل خطاب میں انہوں نے کہا کہ مذہبی لوگ انیس جماعتوں میں منقسم ہیں انہیں متحد ہو جانا چاہیے۔ اہل حدیث" بریلوی" دیوبندی" اپنے اختلاف مٹا کر متحد ہو جائیں تو تیسری قوت کے طور پر ابھر سکتے ہیں۔

ان کی تجویز تھی مولانا فضل الرحمان اور مولانا سمیع الحق" مولانا درخواستی اور مولانا خان محمد کے پاس آئیں غلط فہمیاں دور کر کے ایک جماعت ہو جائیں۔

ممتاز محقق مولانا حکیم محمود احمد ظفر کی نئی کتابیں
- اسلام اور عورت کی حکمرانی
- فتنہ جمہوریت
- صحابہ کرام اور اہل بیت نبوت کے تعلقات اور رشتہ داریاں

دفتر "نقیب ختم نبوت" سے طلب فرمائیں!

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خادم حسین

زبان میری ہے بات ان کی

——— چودہ جماعتیں مل کر حکومت نہیں چلا سکتیں ، ان کی جوتیوں میں دال بٹے گی۔ (اصغر خان)

اور آپ کی دال میں جوتیاں بٹیں گی۔

——— اسلم جہانگیری (رہبر طے) نے کا غذات نامزدگی جمع کروائے ، ووٹروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عورتیں اور مرد دونوں ناکام ہو چکے ہیں۔ اب ہمارا نمبر ہے۔ (ایک خبر)

انہیں پاکستان کی تیسری قوت (تیسری دنیا) طاہر القادری سے رابطہ کرنا چاہیئے۔

——— دورِ رسالت میں ربوا کا صحیح مفہوم متعین نہیں کیا گیا۔ (وحید رضوی ہفت روزہ "ندا" ستمبر ۱۹۹۰ء)

تمہارا قصور نہیں ، خمینی نے بھی یہی کہا تھا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم تک کوئی نبی اپنے مشن میں کامیاب نہیں ہوا۔

——— بے نظیر اسلام آباد میں واقع اپنی جائیداد فروخت کر رہی ہیں۔ (ایک خبر)

جلدی کریں کہیں حکومت ضبط نہ کر لے۔

——— "ٹکٹ ملے نہ ملے۔ الیکشن ضرور لڑوں گا۔ (پیر فضل حق)

پیر صاحب! کہیں وِد آؤٹ نہ پکڑے جائیں۔

——— بے نظیر بھٹو کو نااہل قرار دیا گیا تو کشمیر میں بھی سخت ردِّ عمل ہو سکتا ہے (ممتاز راٹھور)

"تیری میری اِک جندڑی۔ تینوں تاپ چڑھے میں ہونکاں"۔

——— قصاص اور دیت کے قانون سے قتل کی وارداتوں میں اضافہ ہو گا۔ (سید افضل حیدر)

رات کے تاریک سناٹوں کی پیداوار لوگ ——— میکدے میں سیرت خیر البشر پہ نکتہ چیں

——— مہاتما گاندھی بھی بن جاؤں تو جمہوریت کی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ (بے نظیر)

ذوالفقار علی بھٹو بننے سے کیوں نفرت ہے ؟

——— جمہوریت کا کوئی متبادل نہیں۔ (نوابزادہ نصر اللہ خان)

جس میں ایک عالم کی رائے کے مقابلے میں سو بد معاشوں کی رائے زیادہ وزنی ہے۔

© rasailojaraid.com